الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

@eMail: darulifta@gmail.com @Web: www.jamiabinoria.net @Ph: 0092-212560300-400 @ Fax: 92-21-2564586

Name :>	**Sikandar Hayat**	Serial No :>	**4688**
Address :>	**Oslo, Norway**	Fatwa No :>	38929
Sebject :>	**donatuon**	Date :>	**7/1/2008**
Writer :>	عبد المجید	Email :>	

Please explains about the donatuons of human body part to the others some else Islam ki roshni mein tafsili wajahat.

محترم جناب مفتی صاحب

براہ کرم انسانی اعضاء کے عطیہ کے بارے میں اسلام کی روشنی میں وضاحت فرمائیں

سکندر حیات اوسلو ناروے

الجواب حامداً ومصلیاً

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مخدوم کائنات بنایا ہے یہ تمام مخلوقات کا استعمال کرنے والا ہے۔ خود اس کے اعضاء واجزاء کا استعمال اس کی اہانت اور تخلیق کائنات کے منشا کے خلاف ہے۔ نیز یہ بھی جاننا چاہئے کہ انسان کے اعضاء واجزاء انسان کی اپنی ملکیت نہیں ہیں جن میں وہ مالکانہ تصرفات کر سکے اسی لئے ایک انسان اپنی جان یا اپنے اعضاء وجوارح کو نہ بیچ سکتا ہے نہ کسی کو ہدیہ اور ہبہ کے طور پر دے سکتا ہے اور نہ ان چیزوں کو اپنے اختیار سے ہلاک وضائع کر سکتا ہے۔ لہٰذا اپنے اعضاء کسی بھی دوسرے شخص کو عطیہ کرنے یا ان میں قطع وبرید سے احتراز لازم ہے ۔

فی العالمگیریۃ: الانتفاع باجزاء الآدمی لم یجز قیل للنجاسة وقیل للکرامة هو الصحیح کذا فی جواهر الاخلاطی ۔۔۔ واذا کان برجل جراحة یکره المعالجة بعظم الخنزیر والانسان لانه یحرم الانتفاع به کذا فی الکبری ــــ (ج ۵ ص ۳۵۴)

وفی البزازیة: خاف الهلاك جوعا فقال له آخر اقطع یدی وکلها لیس له ذلك لان لحم الانسان لا یباح حال الاضطرار لکرامته (ص ۳۶۶)

واللہ اعلم بالصواب
احقر عبد المجید عفی عنہ
دار الافتاء الجامعۃ البنوریۃ
۳۰ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
محمد یوسف
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۳۰ رجب

الجواب صحیح
عبد اللہ شوکت
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۳۰ رجب ۱۴۲۹

دار الافتاء ۳۸۹۲۹

7/8/08